معراجِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واقعات

12-April-2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

((For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرْف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ پاک کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحمت نِشان ہے: جو مجھ پر دُرُود پڑھتا ہے، اُس کا دُرُود مجھ تک پہنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے اِسْتِغْفار کرتا ہوں اور اِس کے عِلاوہ اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (معجم اوسط، من اسمه احمد، ۱/۴۴۶، رقم: ۱۶۴۲)

گرچہ ہیں بے حد قُصور تم ہو عَفُوّ و غَفور بخش دو جُرم و خطا تم پہ کروڑوں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۶)

مختصر وضاحت: اے میرے کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ہم اِعْتِراف کرتے ہیں کہ ہمارے گناہ بہت زیادہ ہیں لیکن آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تو بہت زیادہ در گزر کرنے والے اور بخشش عطا فرمانے والے ہیں، لہٰذا ہمارے جُرموں اور خطاؤں کو بھی بخش دیجئے۔ اللہ پاک آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر کروڑوں دُرُود و سلام نازل فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رجب کی دُعا:

رَجَب میں یہ دُعا پڑھنا سُنّت ہے! جب رَجب کا مہینا تشریف لاتا تو نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ یہ دُعا پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبٍ وَّشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ۔ (معجم اوسط، ۳/۸۵، حدیث: ۳۹۳۹)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہمارے لیے رَجب اور شعبان میں بَرَکتیں عطا فرما اور ہمیں رَمضان تک پہنچا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیْر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

1 ۔۔۔ معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ابنِ سکینہ کے ایک مُرید کا واقعہ

شیخ شہابُ الدّین سُہروردی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک حکایت نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ شیخ ابنِ سکینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک مُرید سُنار (Goldsmith) تھا، ان کا کام یہ تھا کہ وہ صُوفیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے مُصلّے جامع مسجد کو لے جاتے اور انہیں بچھاتے تھے، جب نمازِ جمعہ ہو جاتی تو ان مُصلّوں کو وہ خانقاہ لے آتے۔ ایک جمعہ کو ایسا ہوا کہ انہوں نے مُصلّوں کو جامع مسجد لے جانے کیلئے اِکٹھا کر کے باندھ دیا اور (بغداد شریف میں واقع) دریائے دِجلہ میں غُسلِ جمعہ کے لئے چلے گئے، کپڑے اُتار کر کنارے پر رکھ دیئے اور پانی میں غوطہ لگایا، جب سَر نکالا تو انہوں نے اپنے آپ کو دِجلہ میں نہیں بلکہ دوسری جگہ پایا، لوگوں سے اُس جگہ کے بارے میں پوچھا تو بتایا گیا کہ یہ مصر ہے!، ان کو اس (واقع) سے بڑا تعجب ہوا اور وہ پانی سے نکل کر شہر میں آئے، ایک سُنار کی دکان کے پاس کھڑے ہو گئے، ان کے جسم پر صرف ایک کپڑا تھا، جو سِتر چُھپانے کو کافی تھا، دکان دار کو محسوس ہوا کہ یہ آدمی سُنار ہے لہٰذا اُس نے

باتوں ہی باتوں میں پتا لگالیا کہ یہ شخص تو اس فَن میں بہت ہی ماہر ہے، دکاندار نے ان کی عزّت و تکریم کی اور اپنے گھر لے گئے، اپنی بیٹی سے اس کا نکاح کر دیا، پھر سات (7) سال میں ان کے تین (3) بچے ہوئے۔ اِتفاق سے ایک دن وہ مُرید اسی پانی کے پاس سے گزرے تو نہانے کیلئے انہوں نے اس پانی میں غوطہ لگایا، جب پانی سے سر نکالا تو اپنے آپ کو دریائے دِجلہ کے اسی مقام پر پایا، جہاں سات (7) سال پہلے انہوں نے ڈُبکی لگائی تھی اور اپنے کپڑوں کو کنارے پر اُسی طرح رکھے ہوئے دیکھا، جیسا اُنہوں نے رکھا تھا، پھر وہ کپڑوں کو پہن کر خانقاہ آئے تو مُصلّوں کو بھی اسی حال میں پایا، ان سے ان کے کسی ساتھی نے کہا: جلدی کرو! کیونکہ کچھ لوگ صبح سویرے ہی جامع مسجد جاچکے ہیں، پھر وہ مُصلّوں کو جامع مسجد لے گئے نماز پڑھی اور خانقاہ واپس ہوئے۔ وہاں سے تعجب و حیرانی کے عالم میں گھر آئے تو بیوی نے پوچھا: وہ لوگ کہاں ہیں، جن کے لئے آپ نے مچھلی بھُوننے کے لئے کہا تھا؟ مچھلی تیار ہو چکی ہے وہ مہمانوں کو لے کر آئے اور سب نے مچھلی کھائی۔ پھر اپنے شیخ ابنِ سکینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہو کر پورا واقعہ بیان کیا اور مصر کی اَولاد کا بھی ذکر کیا، شیخ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوچھا: کیا تمہارے دل میں کچھ وسوسہ آیا تھا؟ اس شخص نے کہا: ہاں! مجھے معراج کے بارے میں کبھی وہم ہوا تھا کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جسمانی طور پر اتنی سی دیر میں اتنی لمبی مسافت (Long Distance) کس طرح طے کی؟ شیخ نے فرمایا: یہ ربِّ کریم کا کرم ہے کہ اُس نے تمہارے شک وشُبہ کو دُور فرمادیا۔ (تحفۂ معراج النبی، بیان تنویر السراج فی بیان المعراج، ص ۱۲۸، انباء الحی، مطلب نیف وعشرون... الخ، ص ۸۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ! سُنا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے غلاموں کے غلام بھی عین بیداری کے عالَم میں دوپہر کے وقت بغداد کے دریائے دِجلہ میں

غوطہ لگاتے ہیں تو اللہ پاک کی قدرت سے مصر سے بر آمد ہوتے ہیں تو پھر حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عظمت و بلندیِ شان کا کیا عالم ہو گا۔ خلیفۂ اعلیٰ حضرت مَلِکُ الْعُلَماء حضرت علامہ مولانا ظفرُ الدّین بہاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا سُلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے وزیر حضرت آصَف بن برخیا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (جو کہ وَلِیُّ اللہ تھے) کا واقعہ قرآنِ کریم میں موجود ہے کہ آپ نے حضرت سَیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام سے عرض کی: میں ملکۂ بلقیس کا تخت آپ کے پاس آپ کے پلک جھپکنے سے پہلے حاضر کردُوں گا اور پھر ایسا ہی کیا حالانکہ بلقیس کا تخت اسّی (80) گز لمبا، اسّی (80) گز اونچا، سونے چاندی کا تھا، جس میں انتہائی وزنی اور قیمتی ہیرے جواہرات جڑے ہوئے تھے، جب اتنا بڑا اور بھاری تخت پلک جھپکنے سے پہلے مُلکِ یمن سے مُلکِ شام میں ایک ولی کی کرامت سے پہنچ جائے تو خود رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اپنے جسمِ نورانی کے ساتھ (رات کے مختصر سے حصے میں مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک اور وہاں سے آسمانوں پر) تشریف لے جانا یقیناً ممکن ہے۔ (تحفۂ معراج النبی، بیان تنویر السراج...الخ، ص ۱۳۱ ملخصاً)

ممکن ہی نہیں عقلِ دو عالم کی رسائی　　　ایسا دیا اللہ نے رُتبہ شبِ معراج
تفصیل سے کی سَیر مگر اِس پہ یہ طُرّہ　　　اِک پل میں یہ طے ہو گیا رستہ شبِ معراج

(قبالۂ بخشش، ص ۶۸)

مختصر وضاحت: یعنی اللہ پاک نے شبِ اَسریٰ کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو شبِ معراج وہ بلند مرتبہ عطا فرمایا کہ دونوں عالَم میں موجود مخلوق کی عقلوں کی وہاں تک رسائی ممکن ہی نہیں۔ شبِ معراج پیارے آقا، دو عالم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کئی مقامات کو تفصیل کے ساتھ ملاحظہ فرمایا مگر اس کے باوجود اتنا طویل سفر محض چند لمحوں میں طے ہو گیا۔

اللہ کی عنایت　　مرحبا　　معراج کی عظمت　　مرحبا　　اَقْصیٰ کی شوکت　　مرحبا

بُراق کی قسمت	مرحبا	بُراق کی سُرعت	مرحبا	نبیوں کی اِمامت	مرحبا
آقا کی رِفْعت	مرحبا	آسماں کی سِیاحت	مرحبا	مکینِ لامکاں کی عظمت	مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مِعْراج کے دُولہا کی سُواری

حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ پیارے آقا، شَبِ اَسْرٰی کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میرے پاس بُراق (جس کا نام جارُود تھا) لایا گیا، جو گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا، اِنْتہائی سفید رنگ کا لمبے قد والا چوپایہ تھا، اُس کا قدم نظر کی اِنْتہاء پر پڑتا تھا، میں اُس پر سُوار ہو کر بَیْتُ الْمَقْدِس تک پہنچا، جس جگہ اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی سُواریوں کو باندھتے تھے، وہاں میں نے اُس کو باندھ دِیا، پھر میں مسجدِ (اَقْصٰی) میں داخِل ہوا اور اُس میں دو رکعت نماز ادا کی۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء برسول اللّٰہ...الخ، ص۹۷، حدیث ۲۵۹)

انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِمامت

اِس نماز میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ، تمام اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اِمام تھے۔ (سیرۃ سید الانبیاء، ص۱۲۸) (کیونکہ) پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شانِ عالی کے اِظْہار کے لئے بَیْتُ الْمَقْدِس میں تمام اَنْبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جمع کِیا گیا تھا۔ (نسائی، کتاب الصلاۃ، باب فرض الصلاۃ...الخ، ص ۸۱، حدیث:۴۴۸) جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ یہاں تَشْرِیف لائے تو اُن سب حضرات نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھ کر خُوش آمدید کہا اور نماز کے وقت سب نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اِمامت کے لئے آگے کِیا، پھر حضرتِ جِبْرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے دستِ

مُبارَک پکڑ کر آگے بڑھا دِیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے تمام انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِمامَت فرمائی۔(معجم اوسط،باب العین، من اسمه علی، ۶۵/۳،حدیث: ۳۸۷۹۔والسیرة الحلبیة،باب ذکر الاسراء والمعراج...الخ، ۱/۵۲۵)

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ بُوصیری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

وَقَدَّمَتْكَ جَمِيْعُ الْاَنْبِيَاءِ بِهَا
وَالرُّسُلِ تَقْدِيْمَ مَخْدُوْمٍ عَلٰى خَدَمٍ

(قصیدة البردة مع شرحها عصیدة الشهدة،الفصل العاشر فی معراج...الخ،ص ۲۴۰)

یعنی بَیْتُ الْمَقْدِس میں تمام اَنْبیاء و رُسُل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو آگے کِیا، جیسے مَخْدُوم اپنے خادِموں کے آگے ہوتا ہے۔

سُبْحٰنَ اللہ! کیا خُوب نماز تھی! تمام اَنْبیاء و رُسُل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مقتدِی، ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِمام اور پہلا قبلہ جائے نماز ہے، یقیناً کائنات میں ایسی نماز پہلے کبھی نہیں ہوئی، فلک نے ایسا نظّارہ کبھی نہیں دیکھا۔شَبِ معراج شَبِ اَسْریٰ کے دُولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَوّل اور آخر ہونے کا راز بھی کُھل گیا اور معنی روزِ روشن کی طرح واضح ہو گئے ،کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ جو کہ سب سے آخری رسول ہیں، پہلے کے اَنْبیاء اور رسولوں کی اِمامَت فرما رہے ہیں۔اِسی راز کو بَیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسُنَّت، مولانا شاہ اِمام احمد رضا خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

نمازِ اَقْصٰی میں تھا یہی سِرّ، عِیاں ہوں معنیِ اوّل آخِر

کہ دَست بستہ ہیں پیچھے حاضِر، جو سلطنت آگے کر گئے تھے[1]

شعر کی وضاحت: شبِ معراج، مسجدِ اقصٰی میں رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سارے نبیوں کی امامت فرمائی اور اُن کو نماز پڑھائی، اس میں راز یہ تھا کہ اوّل آخر (یعنی پہلے اور آخری) کا فرق واضح ہو جائے، یہ واضح ہو جائے کہ سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کسی نبی سے شان و عظمت میں کم نہیں بلکہ شان و عظمت میں سب سے بڑھ کر ہیں، اِس کی دلیل یہ ہے کہ وہ سارے نبی جو پہلے اپنی نُبُوّتوں کا اعلان کر چکے، وہ سارے کے سارے ہاتھ باندھ کر مکے مدینے کے سلطان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیچھے کھڑے ہیں۔

مقتدی ہیں سارے انبیاء مُصْطَفٰے اِمام ہو گئے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآنِ کریم میں سفرِ معراج کا ذکر

سفرِ معراج کا ایک بہت زبردست پہلو یہ بھی ہے کہ ربِّ کریم نے اس مقدس سفر کا تذکرہ نہ صرف قرآنِ کریم میں بیان کیا بلکہ رات کے مختصر سے حصے میں اتنا طویل سفر طے کروانے کو اپنی طرف منسوب بھی فرمایا، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا تَرجَمۂ کنز الایمان: پاکی ہے اُسے جو راتوں رات اپنے بندے کو لے گیا مسجدِ حرام (خانہ کعبہ) سے مسجدِ اَقْصا (بَیْتُ الْمَقْدِس) تک۔ (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۱)

صدرُ الْاَفاضِل حضرت علامہ مولانا مُفتی محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کردہ

1... حدائقِ بخشش، حصّہ اوّل، ص ۲۳۲

آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: مِعْراج شریف نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایک اعلیٰ مُعجِزہ اور اللہ پاک کی عظیم نعمت ہے، اس مبارک سفر سے حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا (بارگاہِ الٰہی میں) وہ قُرب ظاہر ہوتا ہے جو اللہ کریم کی مخلوق میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سوا کسی کو حاصل نہیں ہوا۔ (مزید فرماتے ہیں) حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جَلِیْلُ الْقَدْر صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجْمَعِیْن کا ماننا یہی ہے کہ مِعْراج شریف جاگتی حالت میں جسم و رُوح دونوں کے ساتھ واقع ہوئی۔ (خزائن العرفان، پارہ ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: ۱، ص ۵۲۵ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مِعْراج کے دُولہا کی سُواری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعۂ معراج کا ایک دلچسپ پہلو یہ بھی ہے کہ اس عظیمُ الشّان سفر میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سواری کے لئے بھی انتہائی عظیمُ الشان جنّتی سواری کا انتخاب کیا گیا تھا جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروِی ہے کہ پیارے آقا، شَبِ اَسْریٰ کے دُولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میرے پاس بُراق (جس کا نام جارُود تھا) لایا گیا جو گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا اِنتہائی سفید رنگ کا لمبے قد والا چوپایہ تھا، اُس کا قدم نظر کی اِنْتِہاء پر پڑتا تھا۔ (1)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہاں (حطیمِ کعبہ میں) سینہ پاک چاک کیا، کوثر اور زم زم سے غسل دیا، جنّتی حُلّہ (جنّتی لباس) پہنا کر حضور کو دُولہا بنایا اور پھر یہاں سے بارات کے جلوس میں شبِ اَسری کے دولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو لے کر فرشتے چلے، جبریلِ

---

1 ۔۔۔ مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء برسول اللہ ۔۔۔ الخ، ص۸۷، حدیث: ۴۱۱

امین عَلَیْہِ السَّلَام نے تاجدارِ انبیاء شبِ اَسری کے دولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو سُوار کیا، رِکاب جناب جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے تھامی اور لگام حضرت میکائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے پکڑی اور اس شان سے دولہا کی سواری چلی۔ خیال رہے کہ حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا بُراق پر سوار ہونا اظہارِ شان کے لیے تھا، جیسے دُولہا گھوڑے پر ہوتے ہیں اور باراتی پیدل، یہ بُراق خاص تاجدارِ انبیاء، معراج کے دولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے تھا اور ہے۔ اسی پر حضور معراج میں بھی سوار ہوئے اور قیامت میں بھی سوار ہوں گے۔ یہ جنّت میں چرتا رہا ہے، جنّت میں سواری کے لیے ہر نبی کا ایک علیحدہ بُراق ہو گا مگر حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا بُراق سب سے اعلیٰ ہو گا اور وہ یہی بُراق ہے۔[1]

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **کیا خوب نقشہ کھینچتے ہیں:**

جِبْرِیلِ امین بُراق لئے جنّت سے زمین پر آپہنچے　بارات فِرشتوں کی آئی مِعراج کو دولہا جاتے ہیں
ہے خُلْد کا جوڑا زیبِ بدن رحمت کا سجا سہرا سر پر　کیا خوب سُہانا ہے منظر مِعْراج کو دولہا جاتے ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۸۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِمامُ الانبیاء تم ہو!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سفرِ معراج کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس رات تمام کے تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی امامت فرمائی اور انہیں اپنا مقتدی بننے کا شرف عطا فرمایا، جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: میں اُس (بُراق) پر سُواری کرتا ہوا بَیْتُ الْمَقْدِس تک پہنچا اور جس جگہ اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی سُواریوں کو

1…مرآۃ المناجیح، ص۱۳۶-۱۳۷ ملخصاً

باندھتے تھے وہاں میں نے اُس کو باندھ دِیا پھر میں مسجدِ (اَقصٰی) میں داخِل ہوا اور اُس میں دو رکعت نماز ادا کی۔[1]

ولیِ کامِل حضرت علّامہ مَولانا مَخْدوم محمد ہاشِم ٹھٹھوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِس نماز میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام اَنْبِیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اِمام تھے۔[2] (کیونکہ) پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شانِ عالی کے اِظْہار کیلئے بَیْتُ الْمَقْدِس میں تمام اَنْبِیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جمع کِیا گیا تھا۔[3]

اقصیٰ میں سُواری جب پہنچی جبْرِیل نے بڑھ کے کہی تکبیر نبیوں کی امامت اب بڑھ کر سُلطانِ جہاں فرماتے ہیں
وہ کیسا حسیں منظر ہو گا جب دُولہا بنا سرور ہو گا عُشّاق تصوُّر کر کر کے بس روتے ہی رہ جاتے ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۸۷-۲۸۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سفرِ معراج کی حکمت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے! سفرِ معراج کئی حکمتیں ہیں۔ چنانچہ ایک حکمت یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ زمین و آسمان کا مُکالَمہ ہوا تو زمین نے آسمان پر فخر کرتے ہوئے کہا: میں تجھ سے افضل ہوں، اس لیے کہ اللہ کریم نے شہروں، دریاؤں، نہروں، درختوں، پہاڑوں اور دیگر کئی چیزوں سے مجھے زِینت عطا کی ہے۔ آسمان نے جواب دیا: میں تجھ سے بہتر ہوں، اس لیے کہ سُورج، چاند،

1...مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء برسول اللہ...الخ، ص۹۷، حدیث ۲۵۹
2...سیرۃ سید الانبیاء، ص۱۲۸
3...سنن النسائی، کتاب الصلاۃ، باب فرض الصلاۃ...الخ، ص۸۱، حدیث:۴۴۸

ستارے، آسمان، بُرُوج، عرش و کُرسی اور جنّت مجھ میں ہے! زمین نے کہا: مجھ میں کعبہ ہے! جس کی زِیارت اور طواف انبیاء و مُرسلین، اولیاء اور عام مومنین کرتے ہیں۔ آسمان نے جواب دِیا: مجھ پر بَیتُ المَعمُور ہے، اس کا طواف ملائکہ یعنی فرشتے کرتے ہیں اور مجھ میں جنّت ہے جو تمام انبیاء و رسل عَلَیْہِمُ السَّلام، تمام اولیاء و صالحین رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی مقدس رُوحوں کا ٹھکانا ہے۔ زمین نے آسمان کو کہا: رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ میں اِقامت فرمائی اور شریعت کو جاری فرمایا۔ جب آسمان نے سُنا یہ تو جواب دینے سے عاجز آگیا اور چُپ ہو گیا۔ پھر آسمان نے اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کی: اے ربِّ کریم! تُو ہی پریشان کی مدد فرماتا ہے، جب وہ تجھے پُکارے، پھر آسمان عرض کرنے لگا: تُو نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو میری طرف بُلا تاکہ میں ان سے شرف حاصل کروں، جس طرح تُو نے زمین کو ان کے جمال سے شرف بخشا ہے۔ اللہ کریم نے اس کی دُعا قبول کی اور معراج کی رات آسمان کو یہ شرف عطا فرمایا۔ (درۃ الناصحین، ص ۱۲۳)

روشن ہوئے سب اَرض و سَما نُور سے اُس کے
جب مَاہِ عَرَب عَرش پہ چمکا شبِ مِعْرَاج

(قبالۂ بخشش، ص ۶۸)

اللہ کی عنایت	مرحبا	معراج کی عظمت	مرحبا	اَقْصیٰ کی شوکت	مرحبا
آسمان کی قسمت	مرحبا	بُراق کی سُرعت	مرحبا	نبیوں کی اِمامت	مرحبا
آقا کی رِفْعت	مرحبا	آسماں کی سیاحت	مرحبا	مکینِ لامکاں کی عظمت	مرحبا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اجتماع"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معراجِ مصطفےٰ کی برکتوں سے مزید فیضاب ہونے اور نیکیوں پر استقامت پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے اور **12 مدنی کاموں** میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے،**12 مدنی کاموں** میں سے ایک مدنی کام **"ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اِجتماع"** بھی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مدنی کام کے بے شمار دُنیوی واُخروی فوائد ہیں مثلاً☆**ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع** کی برکت سے مسجد کی حاضری اور نفلی اِعتکاف کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔☆**ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع** کی برکت سے **مسلمانوں سے ملاقات** وسلام کی سُنّت عام ہوتی ہے۔☆**ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع** کی برکت سے علمِ دِین سے مالامال **قیمتی مدنی پھول اُمّتِ مسلمہ** تک پہنچائے جاتے ہیں۔☆**ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اجتماع بے نمازیوں کو نمازی** بنانے میں بہت معاون ہوتا ہے۔☆**ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع** کی برکت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی **تشہیر و نیک نامی** ہوتی ہے۔☆**ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع** میں مانگی جانے والی دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔☆دِینی اور تنظیمی معلومات میں اِضافہ ہوتا ہے۔☆نگران وماتحت سے ملاقات کا شرف حاصل ہوتا ہے۔☆اِنفرادی کوشش کا موقع ملتاہے،اس کے علاوہ صحابۂ کرام اور اولیائے کرام کی سیرتِ مُبارَکہ پر سُنّتوں بھرے بیانات ہوتے ہیں اور جو خوش نصیب عاشقانِ رسول **ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کرتے ہیں، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ان کو یوں **دُعائے مدینہ** سے نوازتے ہیں

۔

جو پابند ہے اجتماعات کا بھی میں دیتا ہوں اس کو دعائے مدینہ

آیئے!بَطورِ تَرغِیب ہَفتہ وار اِجتماع میں حاضِری کی ایک مَدَنی بَہار سُنئے اور اِجتماع میں پابندی کے

ساتھ حاضِر ہونے کی نِیّت کیجئے، چنانچہ

اجتماع کی برکت سے نیک بن گیا

مَرْکزُ الاَوْلیا (لاہور) کے ایک اِسلامی بھائی گُناہوں کی وادِیوں میں گُم تھے،ان کے اسکول کے زمانے میں ایک اِسلامی بھائی اَکْثَران کے بڑے بھائی سے مِلنے آیا کرتے تھے،ایک دن اُنہوں نے دعوتِ اِسلامی کے **ہَفْتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجْتِماع** کی دَعوت پیش کی۔یہ اُن کی دَعْوَت پر سُنَّتوں بھرے اِجتِماع میں جا پہنچے، انہیں بہُت اچّھا لگا،لِہٰذا انہوں نے پابندی سے جانا شُرُوع کردیا۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے انہوں نے نمازوں کی پابندی شُروع کردی۔عِمامہ شریف بھی سَجالیا، جس پر گھر کے بعض اَفراد نے سَختی کے ساتھ مُخالَفت کی مگر مَدَنی ماحول کی کَشِش اور عاشِقانِ رَسُول کا حُسنِ سُلُوک انہیں دعوتِ اِسلامی سے مزید قریب تر کرتا چلا گیا، مکتبۃُ المدینہ سے جاری ہونے والے سُنَّتوں بھرے بَیانات کی کیسٹیں سُننے سے ڈھارس بندھی اور حَوصَلہ مِلتا چلا گیا۔**اَلْحَمْدُلِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آہِسْتَہ آہِسْتَہ ان کے گھر کے اندر بھی مَدَنی ماحول بن گیا۔

اے بیمارِ عِصیاں تُو آجا یہاں پر گُناہوں کی دیگا دَوا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول
پِلا کر مَئے عشق دیگا بَنا یہ تمہیں عاشِقِ مُصْطَفٰے مَدَنی ماحول

(وسائل بخشش مرمم، ص۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آسمان کی طرف عُرُوج

سفرِ معراج میں بَیْتُ الْمَقْدِس کے مُعَامَلات سے فارِغ ہونے کے بعد پیارے پیارے آقا، میٹھے میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آسمان کی طرف سفر شروع فرمایا اور ہر بلندی کو پیچھے چھوڑتے ہوئے تیزی سے آسمان کی طرف بڑھتے چلے گئے، آن کی آن میں پہلا آسمان آگیا۔

حدیثِ پاک میں ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے ایک دروازے پر تشریف لائے جسے بَابُ الْحَفَظَہ کہا جاتا ہے،اس پر اسماعیل نامی ایک فِرِشتہ مُقَرَّر ہے۔[1] حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے دروازہ کھلوانا چاہا۔ پوچھا گیا: کون ہے؟ حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے جواب دیا: جبریل ہوں۔ پوچھا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جواب دیا: محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ پوچھا گیا: کیا اِنہیں بُلایا گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں۔ اس پر یہ کہہ کر دروازہ کھول دیا گیا: مَرْحَبًا بِہٖ فَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَاءَ یعنی خوش آمدید! کتنے اچھے ہیں وہ جو تشریف لائے ہیں۔[2]

حکیم الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگرچہ فرشتوں میں تاجدارِ انبیاء، شبِ اَسری کے دولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد کا پہلے سے ہی اعلان ہوچکا تھا اور آسمانوں کو ہر طرح سجایا اور آراستہ کیا جاچکا تھا، تشریف آوری کی دھوم مچ چکی تھی، اس رات کروڑوں فرشتے تو حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو لینے مکہ معظمہ آئے تھے اور بہت سے فرشتے استقبال کیلئے اپنی اپنی ذمے داریوں پر تھے اور آج جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام اُس دروازے سے حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو لے گئے تھے، جو آج تک کسی کے لئے نہیں کھولا گیا تھا، وہ صرف حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے ہی تھا۔ (یہ ساری باتیں معلوم ہونے اور فرشتوں میں تاجدارِ انبیاء، شبِ اَسری کے دولہا صَلَّی اللّٰہُ

1…عمدۃ القاری، کتاب مناقب الانصار، باب المعراج، ۱۱/۶۰۳، تحت الحدیث: ۳۸۸۷

2…بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب المعراج، ۲/۵۸۴، حدیث: ۳۸۸۷

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تشریف لانے کی شہرت کے باوجود) دربان فرشتے کے یہ تین سوال (کہ تم کون ہو؟ تمہارے ساتھ کون ہیں؟اور کیا اِن کو بُلایا گیا ہے؟) صرف اسی لیے ہیں کہ جبریل یہ دروازہ تمہارے لیے تو ہے نہیں، تمہارا دروازہ تو کوئی اَور ہے، آج تم ادھر کیوں داخل ہونا چاہتے ہو، انہوں نے فرمایا کہ آج میں اُن کے ساتھ ہوں، جن کی خاطر یہ دروازہ بنایا اور بند رکھا گیا ہے، آج اِس دروازے کے کھُلنے کا دن ہے، لہٰذا یہ سوالات صرف اور صرف ضابطے اور قانون کی کاروائی مکمل کرنے کیلئے کئے گئے تھے۔[1]

جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دروازے سے گزر کر آسمان کے اُوپر تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرتِ آدم عَلَیْہِ السَّلَام تشریف فرماہیں۔ حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: یہ آپ کے والِد حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام ہیں، اِنہیں سلام فرمائیے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سلام کہا، اُنہوں نے سلام کا جواب دیا، پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد پر خوشی کا اظہار ان الفاظ سے کیا: مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ یعنی صالح بیٹے اور صالح نبی کو خوش آمدید۔[2] اسی طرح ہر آسمان پر سوال و جواب اور انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ملاقاتیں ہوتی رہیں مثلاً دوسرے آسمان پر حضرت یحیٰی اور حضرت عیسٰی عَلَیْہِمَا السَّلَام کو مُلاحظہ فرمایا، یہ دونوں خالہ زاد بھائی ہیں۔ تیسرے آسمان پر حضرت یُوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کو مُلاحظہ فرمایا۔ چوتھے آسمان پر حضرت اِدْرِیس عَلَیْہِ السَّلَام کو مُلاحظہ فرمایا۔ پانچویں آسمان پر حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَام، چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو ملاحظہ فرمایا، ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ وَالسَّلَام کو اس حال میں مُلاحظہ فرمایا کہ آپ عَلَیْہِ

1...مرآۃ المناجیح، ۸/۱۳۸ ملخصاً

2...بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب المعراج، ۲/۵۸۴، حدیث:۳۸۸۷

السَّلَام بَیْتُ الْمَعْمُور سے ٹیک لگائے تشریف فرما تھے۔[1]

ہر ایک نبی بلکہ سب اَفلاک کے قُدسی

پڑھتے تھے شہنشاہ کا خطبہ شبِ معْرَاج

(قبالہ بخشش، ۶۸)

اللہ کی عنایت	مرحبا	معراج کی عظمت	مرحبا	اَقْصیٰ کی شوکت	مرحبا
بُراق کی قسمت	مرحبا	بُراق کی سُرعَت	مرحبا	نبیوں کی اِمامت	مرحبا
آقا کی رِفْعت	مرحبا	آسماں کی سِیاحت	مرحبا	مکینِ لامکاں کی عظمت	مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "فیضانِ معراج" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی معراج کے ایمان افروز واقعات کی مزید تفصیلات جاننے اور ان سے حاصل ہونے والے مدنی پھول چُننے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"فیضانِ معراج"** کا مطالعہ کرنا بے حد مفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس کتاب میں ☆معراج کے ترتیب وار مراحل کی تفصیلات، ☆مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک کے سفر کے مشاہدات ☆آسمانی سفر کے دوران اور جنّت و دوزخ کے مشاہدات ☆انبیائے کرام سے ملاقات کی تفصیلات ☆بہت سے متفرق مدنی پھول اور ☆معراج شریف کے بارے میں چند نعتیہ کلام وغیرہ نہایت عُمدہ و آسان انداز میں بیان کئے گئے ہیں۔ لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً حاصل کرکے خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمائیے، دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔

---

1 ... بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب المعراج، ۲/۵۸۴، حدیث: ۳۸۸۷۔ مسلم، کتاب الایمان، ص ۸۹، حدیث: ۴۱۶

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو پڑھا بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مہینا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رجب المرجب کا مبارک مہینا اپنی برکتیں لٹاتا ہوا رخصت ہو رہا ہے، پھر عنقریب **"شعبانُ المعظّم"** کا مہینا جلوہ گر ہو گا۔ رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس ماہِ مُبارک کو اپنی طرف منسوب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: **شَعْبَانُ شَھْرِیْ وَ رَمَضَانُ شَھْرُ اللہ** یعنی شعبان میرا مہینا ہے اور رمضان اللہ کریم کا مہینا ہے۔[1]

نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے شعبانُ المعظّم کے نفل روزوں کو رمضانُ المبارک کے فرض روزوں کے بعد سب سے افضل قرار دیا، چونکہ اس مہینے میں تمام بندوں کے اعمال اللہ کریم کی بارگاہ میں پہنچائے جاتے ہیں، اس لئے اُمّت کو روزوں کی ترغیب دینے کے لئے اس مہینے میں خود بھی کثرت کے ساتھ روزے رکھے۔ آیئے! شَعبانُ الْمُعَظَّم کے روزوں کی فضیلت پر مشتمل تین (3) احادیثِ مبارکہ سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں:

شعبان کے روزوں کی فضیلت

1. نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سوال کیا گیا کہ رمضان کے بعد کون سا روزہ افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: رمضان کی تعظیم کے لئے شَعبان کا روزہ رکھنا۔ (شعب الایمان، باب الصیام، صوم شعبان،

1۔۔۔ جامع صغیر، حرف الشین، ص ۳۰۱، حدیث: ۴۸۸۹

۳/۳۷۷، حدیث: ۳۸۱۹)

2. اُمُّ الْمُؤْمِنین حضرت سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ حُضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پُورے شَعبان کے روزے رکھا کرتے تھے، تو میں نے عرض کی: کیا سب مہینوں میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ شَعبان کے روزے رکھنا ہے؟ تو ارشاد فرمایا: ہاں! اللہ پاک اِس سال مرنے والی ہر جان کو لکھ دیتا ہے اور مجھے یہ پسند ہے کہ میرا وَقتِ رُخصت آئے اور میں روزہ دار ہوں۔ (مسندابی یعلی، ۴/۲۷۷، حدیث: ۴۸۹۰)

3. نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رَجَب اور رَمَضان کے بیچ میں یہ مہینا ہے، لوگ اِس سے غافِل ہیں۔ اس میں لوگوں کے اَعمال اللہ پاک کی طرف اُٹھائے جاتے ہیں۔ اور مجھے یہ محبوب ہے کہ میرا عمل اِس حال میں اُٹھایا جائے کہ میں روزہ دار ہُوں۔ (شعب الایمان، باب فی الصیام، صوم شعبان، ۳/۳۷۷، حدیث: ۳۸۲۰)

سُبْحٰنَ اللہ! سُنا آپ نے! ہمارے بخشے بخشائے آقا، ہم گناہگاروں کو بخشوانے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عبادت کا عالم یہ تھا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس ماہِ مقدس میں دیگر مہینوں کے مقابلے میں نفلی عبادت کا بہت زیادہ اہتمام فرماتے تھے، ایک ہم ہیں کہ ہماری زندگی میں نہ جانے کتنی بار شَعبانُ المعظم کا ماہِ مُبارَک تشریف لایا اور بخشش و مغفرت کے پروانے تقسیم کرتا ہوا رخصت ہو گیا، مگر بد قسمتی سے ہم اس ماہِ مُبارَک میں گُناہوں سے تَوبہ کرنے، آئندہ گُناہوں سے بچنے کا پکا اِرادہ کرنے، فرض نمازوں کا اہتمام کرنے، صدقہ و خیرات کرنے، تلاوتِ قرآنِ کریم، ذِکرو دُرود، روزوں اور دیگر نفل عبادات کی کثرت کرنے اور ربِّ کریم کو راضی کرنے میں ناکام ہی رہے۔ اللہ کریم اور اس کے مدنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خوشنودی حاصل کرنے، دنیا و آخرت میں کامیابی و نجات پانے کیلئے ہمیں خوب

خوب عبادت کرنی چاہیے، ماہِ رجب اور ماہِ شعبان کے نفل روزوں کا اہتمام بھی کرنا چاہیے، شَعبانُ المعظم کے پورے مہینے اور بالخُصُوص 15 شَعبان (شبِ براءت) کو عبادت و اِستغفار کی خوب کثرت کرنی چاہیے اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ کریم سے اپنی دُنیا و آخرت کی بہتری کیلئے دُعائیں بھی مانگتے رہنا چاہیے۔

کرنا تم عطّار کے حق میں دعائے مغفرت

اِس جہاں میں عافیت ہو اُس جہاں میں عافیت

(وسائل بخشش مرمم، ص ٦٨٨)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لنگرِ رضویہ میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ملک و بیرونِ ملک ہر سال ہزاروں عاشقانِ رسول **پورے ماہِ رمضان اور آخری عشرے کے اِعتکاف** کی سعادت حاصل کرتے ہیں، ان عاشقانِ رسول کے لیے **"لنگرِ رضویہ"** (سحری و افطاری) کا بہت بڑا اِنتظام کیا جاتا ہے تاکہ یہ عاشقانِ رسول دِلجمعی کے ساتھ علمِ دِین کے **مدنی حلقوں اور مدنی مذاکروں** میں بھرپور توجہ کے ساتھ شرکت کرسکیں۔ لنگرِ رَضویہ کی مد میں کروڑوں روپے کے اخراجات ہوتے ہیں، اس کارِ خیر میں بھی کئی عاشقانِ رسول اپنا حصہ شامل کرتے ہیں، اس سال بھی **اِنْ شَآءَ اللّٰہ ملک و بیرونِ ملک** سینکڑوں مقامات پر پورے ماہ اور آخری عشرے کا اعتکاف ہوگا، جس میں ہزاروں عاشقانِ رمضان، ماہِ رمضان کی مبارک ساعتوں سے برکتیں لُوٹنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ تمام عاشقانِ رسول رضائے اِلٰہی اور دیگر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ **"لنگرِ رضویہ"** کی مد میں اپنا حصہ شامل کرنے کی نیّت فرمالیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ عُشْر و اَطراف گاؤں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں 104 شُعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مَصروف ہے۔اِنہی میں سے ایک شعبہ "**مجلسِ عُشْر و اَطراف گاؤں**" بھی ہے۔یہ مجلس راہِ خدا میں خَرْچ کرنے کے فضائل بَیان کرکے دعوتِ اسلامی کو عُشْر دینے اور جمع کرنے کی ترغیب دِلاتی ہے۔اِس شُعبے کے ذِمّہ داران، عُشْر کی وُصولی کے لیے وقتاً فوقتاً کسانوں، زمینداروں،باغات کے مالِکان وغیرہ سے اِنْفِرادی کوشش کے ذَرِیْعے رابِطہ کرتے رہتے ہیں،"**کسان اِجتِماعات**"کا بھی اِنْعِقاد کِیا جاتا ہے،رِسالہ "**عُشْر کے اَحکام**" تقسیم کرکے عُشْر دینے کا ذِہْن دِیا جاتا ہے۔بالْخُصوص زمینداروں کو چاہئے کہ عُشْر کے بارے میں معلومات جاننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کے رِسالے"**عُشْر کے اَحکام**"اور"**چندہ کرنے کی شَرْعی اِحتیاطیں**"کا لازِمی مُطالَعہ کریں۔شَرِیْعَت کے مُطابِق اپنی فَصْلوں کی زَکوٰۃ نکالنے کے بارے میں دارُالاِفتا اَہلسُنّت سے ضَرور رہنمائی حاصِل کیجئے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مجلسِ عُشْر و اَطراف گاؤں** کا **مدنی کام** تیزی کے ساتھ ترقی کی جانب رواں دواں ہے،اب تک **ہزارہا گاؤں** میں مدنی کام شروع ہوچکا ہے اور ان میں **سینکڑوں ذمہ داران** کا تقرر بھی ہوچکا ہے۔**عُشْر کی وصولی** کے ساتھ ساتھ بالخصوص **12 مدنی کاموں کی مضبوطی** کے لیے وقتاً فوقتاً ذِمہ داران کے **سُنّتوں بھرے اجتماعات و مدنی مشوروں** کا سلسلہ بھی ہوتا رہتا ہے،**بڑی راتوں** مثلاً(اجتماعِ مِیلاد، اجتماعِ غوثیہ، اِجتماعِ معراج، اجتماعِ شب بِراءت، اجتماعِ شبِ قدر وغیرہ) کے موقع پر **اِجتماعِ ذکر و نعت** کا اِہتمام بھی کیا جاتا ہے، مُبلِّغینِ دعوتِ اسلامی کے **سُنّتوں بھرے بیانات** کی ترکیب ہوتی ہے، بالخصوص

ماہِ رمضان المبارک میں **سُنّت اِعتکاف** کا اِہتمام کیا جاتا ہے، جس میں عاشقانِ رسول دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ہونے والے سُنّت اِعتکاف میں شرکت کرکے خوب **علمِ دین** کے قیمتی موتی چُننے کا شرف پانے کے ساتھ ساتھ مختلف **مدنی کورسز اور مدنی قافلوں میں** سفر کی بھی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ **اللہ کریم مجلسِ عُشرو اَطراف گاؤں** کو مزید **برکتیں اور ترقیاں** نصیب فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ ☆شبِ معراج، شبِ اسریٰ کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے تمام آسمانوں کی سیر فرمائی۔ ☆شبِ معراج شبِ اسریٰ کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے تمام انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِمامت فرمائی۔ ☆شبِ معراج، شبِ اسریٰ کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔ ☆شبِ معراج شبِ اسریٰ کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ربِّ کریم کی بڑی بڑی نشانیوں کو مُلاحظہ فرمایا۔ ☆شبِ معراج، شبِ اسریٰ کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے لامکاں کی سیر فرمائی۔ ☆شبِ معراج، شبِ اسریٰ کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بغیر کسی واسطے کے اللہ کریم کے دیدار سے فیضیاب ہوئے۔

اللہ کریم شبِ معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے طفیل ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے اور ہمیں بلاحساب وکتاب داخلِ جنت فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

کل رجب المرجب کی ستائیسویں شب **یعنی شبِ معراج** ہے، دُنیا بھر میں عاشقانِ رسول **"اِجتماعِ معراج"** میں شرکت کرکے **کل کی برکت ورحمت والی عظیم رات** عبادت میں

گزارنے کے بعد **27 رجب کا روزہ** رکھنے کی بھی سعادت حاصل کریں گے، **27 رجب کے روزے** کی بہت زِیادہ فضلیت ہے: **"جو کوئی خوش نصیب 27 رجب کا روزہ رکھتا ہے، اُسے 60 ماہ کے روزوں کا ثواب ملتا ہے"**۔ (کفن کی واپسی، ص8)

100 سال کے روزوں کا ثواب

سرکارِ دو عالم، شاہِ آدم و بنی آدم، رسولِ محتشم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذِیشان ہے: "رجب میں **ایک دن اور رات** ہے جو اُس دن روزہ رکھے اور رات کو قیام (عبادت) کرے تو گویا اُس نے **100 سال کے روزے رکھے، 100 برس کی شب بیداری کی اور یہ رجب کی 27 تاریخ ہے۔**"

(شُعَبُ الْاِیْمَان ج۳ ص۳۷۴ حدیث ۳۸۱۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشكاة المصابيح، كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، ۱/۹۷، حديث: ۱۷۵)

سُنّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں نیک ہوجائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بات چیت کرنے کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے

”**101مَدَنی پھول**“سے بات چیت کرنے کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں:☆مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے۔☆مسلمانوں کی دلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤدَّبانہ لہجہ رکھئے۔☆چلاّ چلاّ کر بات کرنے سے حد درجہ احتیاط کیجئے۔☆چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنائیے۔ آپ کے اخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا۔☆بات چیت کرتے وقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چھونا یاناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں۔☆جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اِطمینان سے سُنئے، بات کاٹنے سے بچئے نیز دورانِ گفتگو قہقہہ لگانے سے بچئے کہ قہقہہ لگانا سنت سے ثابت نہیں۔ بات کرتے وقت ہمیشہ یاد رکھئے کہ زیادہ باتیں کرنے سے ہیبت جاتی رہتی ہے۔☆کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مخاطب کے ظرف اور اس کی نفسیات کے مطابق بات کی جائے۔☆بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اجتناب کرتے رہئے۔ یاد رکھئے! کسی مسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قطعی ہے۔(فتاویٰ رضویہ،۲۱/۱۲۷) بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنّت حرام ہے۔ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اُس شخص پر جنّت حرام ہے جو فُحش گوئی(بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔(کتابُ الصَّمت مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا،۷/۲۰۴ حدیث:۳۲۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرُودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوْت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحْمت کے سترّ (70) دروازے: صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

---

1 … افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة السادسة والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 … افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة الحادیة عشرة، ص ۶۵

3 … القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحْمَد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[1]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[2]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[3]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں: جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ

1۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

2۔۔۔ القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

3۔۔۔ الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم

(خُدائے حلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّ وَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب!　　صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

---

1 ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

2 ...تاریخ ابن عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵